اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 452:

(حصہ دوم)

احادیث بیان کرنے میں احتیاط کیجیے!

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

احادیث بیان کرنے میں صحابہ کرام کی شدّتِ احتیاط:

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اقدس ﷺ کے صحبت یافتہ تھے، ان کے سچے عاشق تھے، ان کی حیاتِ طیبہ اور ہر ایک مبارک ادا کا مشاہدہ کرنے والے تھے، ان کے مبارک اقوال وافعال کو بھرپور توجہ سے سننے اور دیکھنے والے، ان کو اچھی طرح محفوظ کرنے والے اور ان کی کامل طریقے سے پیروی کرنے والے تھے اور حضور اقدس ﷺ کی احادیث کو پیشِ نظر رکھ کر زندگی بسر کرنے والے تھے، اسی کے ساتھ ساتھ حضرات صحابہ کرام بہت ہی مضبوط حافظے کے بھی مالک تھے۔

یہ ساری صورتحال اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ حضرات صحابہ کرام احادیث کو بھرپور طریقے سے یاد رکھنے والے تھے اور وہ اس معاملے میں ممکنہ طور پر غلطی کرنے سے بھی اپنے آپ کو محفوظ رکھنے والے تھے، لیکن ان سب باتوں کے باوجود بھی صحابہ کرام احادیث بیان کرنے میں نہایت ہی احتیاط فرماتے تھے، احادیث بیان کرتے ہوئے ڈرتے، لرزتے اور کانپ اُٹھتے تھے، ان کے چہروں کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا، اس لیے اول تو کوشش فرماتے کہ احادیث کم ہی بیان کریں البتہ جہاں ضرورت دیکھتے تو تمام تر احتیاط کے ساتھ حدیث بیان فرمادیتے اور اس کے باوجود بھی آخر میں یہ فرماتے کہ: اسی طرح ہی فرمایا ہوگا، یا اس کے قریب فرمایا ہوگا، یا اس جیسا فرمایا ہوگا، یا اس سے کچھ زیادہ فرمایا ہوگا، یا اس سے کچھ کم فرمایا ہوگا۔ یہ ساری احتیاط صرف اس لیے تھی کہ کہیں حضور اقدس ﷺ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہ ہو جائے کہ جو ان سے ثابت نہ ہو، جس کے نتیجے میں حضور اقدس ﷺ پر جھوٹ باندھنے کا سنگین گناہ اور اس کی سخت سزا اپنے سر لی جائے۔

اگر غور کیا جائے تو حضرات صحابہ کرام کی یہ شدتِ احتیاط اُن احادیث سے متعلق ہوتی جن کا ثبوت حضور اقدس ﷺ سے بالکل واضح تھا کیوں کہ ان میں منگھڑت، بے اصل اور مشکوک احادیث بیان کرنے کا تو کوئی تصور ہی نہ تھا۔ یہ صورتحال اُن لوگوں کے لیے بڑی واضح تنبیہ ہے کہ جو ثبوت نہ ہونے یا ثبوت نہ ملنے کے باوجود بھی تحقیق کیے بغیر روایات بیان کرتے رہتے ہیں اور ان میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے!

حضرات صحابہ کرام کی یہ شدتِ احتیاط امت کو یہ اہم سبق دیتی ہے کہ احادیث بیان کرنے میں حد درجہ احتیاط سے کام لینا چاہیے اور اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں حضور اقدس ﷺ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہ ہو جائے کہ جو حضور اقدس ﷺ سے ثابت نہ ہو۔

ذیل میں حضرات صحابہ کرام کی احادیث کو بیان کرنے میں شدتِ احتیاط سے متعلق چند روایات ذکر کرتے ہیں، تاکہ ہم سب ان سے سبق حاصل کریں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی شدتِ احتیاط:

1۔ شیخ الحدیث محدث جلیل برکۃ العصر حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ اپنی شہرہ آفاق مؤثر ترین کتاب ’’فضائلِ اعمال‘‘ کے حصہ ’’حکایاتِ صحابہ رضی اللہ عنہم‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بڑے مشہور صحابہ میں ہیں اور اُن صحابہ میں شمار ہوتے ہیں جو فتویٰ کے مالک تھے، ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہوگئے تھے اور حبشہ کی ہجرت بھی کی تھی، تمام غزوات میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک رہے ہیں اور مخصوص خادم ہونے کی وجہ سے صاحبُ النعل، صاحبُ الوِسادۃ، صاحبُ المِطْهَرۃ (جوتے والے، تکیہ والے، وضو کے پانی والے) یہ القاب بھی اُن کے لیے ہیں، اس لیے کہ حضور اقدس ﷺ کی یہ خدمتیں اکثر ان کے سپرد تھیں۔ حضور ﷺ کا ان کے بارے میں یہ بھی ارشاد ہے کہ: ’’اگر میں کسی کو بغیر مشورے کے امیر بناؤں تو عبد اللہ بن مسعود کو بناؤں۔‘‘ حضور ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ: ’’جس شخص کو قرآن شریف بالکل اسی طرح پڑھنا ہو جس طریقہ سے اُترا ہے تو عبد اللہ بن مسعود کے طریقے کے موافق پڑھے۔‘‘ حضور ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ: ’’ابن مسعود جو حدیث تم سے بیان کریں اس کو سچ سمجھو۔‘‘ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جب یمن سے آئے تو ایک زمانہ تک ابن مسعود کو اہلِ بیت میں سے سمجھتے رہے، اس لیے کہ اتنی کثرت سے ان کی اور ان کی والدہ کی آمد و رفت حضور ﷺ کے گھر میں تھی جیسے گھر کے آدمیوں کی ہوتی ہے۔

لیکن ان سب باتوں کے باوجود ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں کہ میں ایک سال تک ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس رہا، میں نے کبھی ان کو حضور ﷺ کی طرف منسوب کر کے بات کرتے نہیں سنا، لیکن کبھی اگر حضور ﷺ کی طرف کوئی بات منسوب کر دیتے تھے تو بدن پر کپکپی آجاتی تھی۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں ہر جمعرات کو ایک سال تک ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آتا رہا، میں نے کبھی حضور ﷺ کی طرف نسبت کر کے بات کرتے نہیں سنا۔ ایک مرتبہ حدیث بیان فرماتے ہوئے زبان پر یہ جاری ہو گیا کہ: ''حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا'' تو بدن کانپ گیا، آنکھوں میں آنسو بھر آئے، پیشانی پر پسینہ آگیا، رگیں پھول گئیں اور فرمایا: ان شاء اللہ یہی فرمایا تھا، یا اس کے قریب قریب تھا، یا اس سے کچھ زیادہ تھا، یا اس سے کچھ کم۔

ف: یہ تھی ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احتیاط حدیث شریف کے بارے میں، اس لیے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''جو میری طرف سے جھوٹ نقل کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔'' اس خوف کی وجہ سے یہ حضرات باوجودیکہ مسائل حضور ﷺ کے ارشادات اور حالات ہی سے بتاتے تھے، مگر یہ نہیں کہتے تھے کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے، کہ خدانخواستہ جھوٹ نہ نکل جائے۔ اس کے بالمقابل ہم اپنی حالتیں دیکھتے ہیں کہ بے دھڑک، بے تحقیق حدیث نقل کر دیتے ہیں، ذرا بھی نہیں جھجکتے، حالاں کہ حضور ﷺ کی طرف منسوب کر کے بات کا نقل کرنا بڑی سخت ذمہ داری ہے۔ فقہ حنفی انھی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ تر لیا گیا ہے۔'' (فضائلِ اعمال حصہ حکایاتِ صحابہ رضی اللہ عنہم)

- **سنن الدارمی:**

٢٧٦- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: كُنْتُ لاَ تَفُوتُنِي عَشِيَّةُ خَمِيسٍ إِلَّا آتِي فِيهَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ، فَمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ لِشَيْءٍ قَطُّ: قَالَ رَسُولُ اللهِ، حَتَّى كَانَتْ ذَاتَ عَشِيَّةٍ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَاغْرَوْرَقَتَا عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ مُحَلُولَةً أَزْرَارُهُ، قَالَ: أَوْ مِثْلُهُ أَوْ نَحْوُهُ أَوْ شَبِيهٌ بِهِ. (باب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقَطِ)

2۔ حضرت امام شعبی اور امام محمد بن سیرین رحمہا اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی طرف منسوب کرکے کوئی حدیث بیان فرماتے تو ان کا چہرہ متغیر ہو جاتا اور فرماتے کہ: یوں فرمایا یا اس جیسا فرمایا، یوں فرمایا یا اس جیسا فرمایا۔

- سنن الدارمی:

٢٧٧- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَابْنِ سِيرِينَ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الأَيَّامِ تَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَقَالَ: هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ، هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ.

(باب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقَطِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شدتِ احتیاط:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں جنھیں سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے کا اعزاز حاصل ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اگر (علم چھپانے پر وعید سے متعلق) قرآن کریم کی یہ دو آیات نہ ہوتیں تو میں کبھی بھی حدیث بیان نہ کرتا (وہ آیات یہ ہیں): ’’إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى‘‘ سے لے کر ’’الرَّحِيْمُ‘‘ تک، یعنی سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 159 اور 160.

- صحیح بخاری:

٢٣٥٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُولُونَ: مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ. وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ، وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا: «لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا». فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا. وَاللهِ، لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا

حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا: «إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى» إِلَى قَوْلِهِ: «الرَّحِيمُ».

یعنی ایک طرف حضور اقدس ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے پر سخت وعید کو دیکھا جائے تو خوف زدہ ہو کر دل چاہتا ہے کہ احادیث بیان ہی نہ کی جائیں، لیکن دوسری طرف علم چھپانے پر وعیدوں کو دیکھ کر مجبورًا احادیث بیان کرنا ضروری ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام نے دونوں باتوں کی رعایت فرماتے ہوئے احادیث بیان کرنے میں شدتِ احتیاط پر عمل کرتے ہوئے احادیث امت تک پہنچائیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شدتِ احتیاط:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی ایک مرتبہ وضو کیا پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں؟ پھر سورۃ البقرۃ کی مذکورہ آیت نمبر 159 کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر قرآن کریم کی یہ آیت نہ ہوتی تو میں کبھی تمہیں یہ حدیث نہ سناتا۔ پھر وہ حدیث بیان فرمائی۔

- صحیح بخاری:

١٦٠- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ: فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا؟ لَوْلَا آيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ يُحْسِنُ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا». قَالَ عُرْوَةُ: الْآيَةَ: «إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ».

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی شدتِ احتیاط:

حضرت اسماعیل بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی طرف منسوب کرکے کوئی حدیث بیان فرماتے تو آخر میں فرماتے کہ: یوں فرمایا یا اس جیسا فرمایا۔

- سنن الدارمی:

٢٧٤- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ

إِذَا حَدَّثَ بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: هَذَا أَوْ نَحْوَهُ أَوْ شِبْهَهُ أَوْ شَكْلَهُ.

(باب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقَطِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی شدتِ احتیاط:

حضرت انس رضی اللہ عنہ احادیث بہت کم بیان فرماتے تھے اور جب حدیث بیان فرماتے تو ساتھ میں یہ بھی فرماتے کہ: "أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ" یعنی یا جیسا کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے۔

- سنن الدارمی:

٢٨٢- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (باب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقَطِ)

حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ کی شدتِ احتیاط:

حضرت صالح دَہّان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ: "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا"، کیوں کہ انھیں یہی خوف تھا کہ کہیں حضور اقدس ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب نہ ہو جائے۔

- سنن الدارمی:

٢٨٩- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْهَدَادِيُّ: حَدَّثَنَا صَالِحٌ الدَّهَّانُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَطُّ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِعْظَامًا وَاتِّقَاءً أَنْ يَكْذِبَ عَلَيْهِ.

(باب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقَطِ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی شدتِ احتیاط:

1۔ حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صحبت میں ایک سال تک رہا لیکن میں نے انھیں حضور اقدس ﷺ کی طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔

- سنن الدارمی:

۲۷۹- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ سَنَةً فَلَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ حَدِيثا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

2۔ حضرت توبہ عنبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: کیا تم نے فلاں شخص کو دیکھا ہے جو کہتا ہے کہ قال رسول اللہ، قال رسول اللہ، (یعنی کثرت سے حدیثیں بیان کرتا رہتا ہے،) حالاں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صحبت میں ڈیڑھ دو سال رہا ہوں لیکن میں نے کبھی نہیں سنا کہ انھوں نے حضور اقدس ﷺ کی طرف نسبت کرکے کوئی حدیث بیان فرمائی ہو سوائے اس حدیث کے۔

- سنن الدارمی:

۲۷۸- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا تَوْبَةُ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ: أَرَأَيْتَ فُلاَنا الَّذِي يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ، قَعَدْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَنِصْفا فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ. (باب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقَطِ)

مطلب یہ کہ مسائل بتاتے وقت اور امت کی راہنمائی کرتے وقت تو احادیث پیشِ نظر رہتی تھیں اور ان کی روشنی میں مسائل اور دینی تعلیمات بیان فرماتے تھے، لیکن شدتِ احتیاط کی وجہ سے حضور اقدس ﷺ کی طرف منسوب کرکے یا حدیث کہہ کر کوئی بات کرنے کی نوبت کم ہی آتی تھی۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شدتِ احتیاط:

حضرت امام عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس (کوفہ کی) مسجد میں ایک سو بیس انصاری صحابہ کو دیکھا ہے، ان میں سے ہر ایک کی یہ حالت تھی کہ جب وہ کوئی حدیث بیان کرتے تو یہی خواہش کرتے کہ کوئی اور بھائی یہ حدیث بیان کرکے ان کی طرف سے کافی ہو جائے۔ اور جب ان سے کوئی فتویٰ پوچھا جاتا تو یہی خواہش کرتے کہ کوئی اور بھائی یہ فتویٰ دے کر ان کی طرف سے کافی ہو جائے۔

- سنن الدارمی:

١٣٧- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ: لَقَدْ أَدْرَكْتُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ عِشْرِينَ وَمِائَةً مِنَ الأَنْصَارِ، وَمَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا وَدَّ أَنَّ أَخَاهُ كَفَاهُ الْحَدِيثَ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ فُتْيَا إِلَّا وَدَّ أَنَّ أَخَاهُ كَفَاهُ الْفُتْيَا.
(باب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا وَكَرِهَ التَّنَطُّعَ وَالتَّبَدُّعَ)

واضح رہے کہ یوں تو حضرات صحابہ کرام سے حدیث بیان کرنے میں شدتِ احتیاط سے متعلق روایات کثرت سے ثابت ہیں جن میں سے چند ماقبل میں ذکر کردی گئی ہیں جو کہ اس معاملے میں کافی ہیں۔

خلاصہ: احادیث بیان کرنے میں حضرات صحابہ کرام کی شدتِ احتیاط سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ:

1۔ مکمل تحقیق اور اطمینان کے بغیر حدیث ہرگز بیان نہ کریں۔

2۔ جب کوئی حدیث ثابت ہو، معتبر ہو اور اسے بیان کرنا درست ہو تو اس کو ٹھیک طریقے سے بیان کریں، اس میں اپنی طرف سے بے جا تبدیلی نہ کریں۔

3۔ جہاں حدیث کے الفاظ میں ذرا شک ہو جائے تو آخر میں یہ الفاظ کہے جائیں: ”أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ“ یعنی یا جیسا کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے۔

4۔ جو حدیث منگھڑت، بے بنیاد اور بے اصل ہو، یا اس کا ثبوت نہ ملتا ہو تو اسے ہرگز بیان نہ کریں۔

مذکورہ باتوں کی رعایت سے بہت سے فوائد کا حصول اور بہت سے نقصانات سے اجتناب ممکن ہو سکتا ہے۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
25 ربیع الثانی 1442ھ/11 دسمبر 2020
03362579499